نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان ۲۶ جون ۱۹۰۳ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۱ء بروز جمعہ | جلد ۲

## ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

### ۱۳ و ۱۴ جون ۱۹۰۳ء

مورخہ ۱۳ کو کوئی ذکر قابل ناظرین نہین ہے دونون تاریخون مین حضرت اقدس بلاناغہ شامل نماز باجماعت ہوتے رہے +

### ۱۴ قبل از عشاء

**جماعت احمدی کی بڑی بھاری ترقی کے قائل**

فرمایا کہ آنحضرت اور صحابہ کرام رضم کے زمانہ کو دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے ہوتے تھے۔ جب ایک برتن کو مانج کر صاف کر دیا جاتا ہے پھر اسپر قلعی ہوتی ہے اور پھر نفیس اور مصفا کھانا اس مین ڈالا جاتا ہے یہی حالت ان کی تھی۔ اگر انسان اسی طرح صاف ہو اور اپنے آپ کو قلعی دار برتن کی طرح منور کرے تو خدا تعالے کے انعامات کا کھانا اُسمین ڈالدیا جاوے۔ لیکن اب کس قدر انسان ہین جو ایسے ہین اور آیت قد افلح من زکٰہا کے مصداق ہین مین جانتا ہون کہ جماعت مین بہت لوگ ہین کہ مخفی طور پر ان کو یہ ابتلا درپیش ہے کہ اگر ہماری دنیا کو جنبش آئی تو ہم کہان جاوینگے۔ ایک طرف تو دنیا کو طلاق دیتے ہین اور کہ یہ اقرار کرتے ہین کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا) اور ایک طرف دنیا کیطرف اسقدر میلان ہے کہ اسکا ذرا سا نقصان گوارا کرتے گھبراتے ہین۔ اگر کوئی طاعون سے مرجاتا ہے تو کہتے ہین کہ وہ تو مرید تھا وہ کیون مرا۔ اب دیکھ لو کہ اس زمانہ مین اور اُس زمانہ مین کس قدر فرق ہے۔ برکات الہی انسان پر اُس وقت نازل ہوتے ہین کہ جب خدا سے رشتہ باندھا جاوے تو جیسے ایک رشتہ دار کو دوسرے رشتہ دار کیخاطر منظور ہوتی ہے اسی طرح پھر خدا کو اُس رشتہ کا پاس ہوتا ہے جو اس سے باندھا جاتا ہے اس مین شک نہین کہ دنیا ایسا ہی مقام ہے کہ انسان کو اس مین دکھ اور مصیبت پیش آتی ہے مگر ان کا تعلق خدا سے ایسا ہوتا ہے کہ اس دکھ اور مصیبت مین ایک راحت نظر آتی ہے۔ اگر ہماری جماعت مین چالیس آدمی بھی ایسے ہون تو ہم جانین کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا سو کر لیا۔ صحابہ کرام کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے۔ باندا دین تھین مال و زر تھا مگر ان کی زندگی پر کسقدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دست بردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ دین ہی دین ہو۔ اگر اس قسم کے لوگ ہون تو آسمان سے برکات ہوتی ہین +

بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہین ہے بلکہ یہ تو بالکل اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے خواہ ذلت ہو۔ خواہ نقصان ہو خواہ کچھ ہو کسی کی پروا نہ کیجاوے مگر اب کسقدر ہین جو کہ اس طرح اقرار کو پورا کرتے ہین بلکہ بیعت مین داخل ہو کر خدا کو آزمانا چاہتے ہین اور یہ سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمین مطلق کسی قسم کی تکلیف نہ ہونی چاہیئے اور ایک امن کی زندگی بسر ہو۔ کسی کا بیل مرجاتا ہے تو وہ شکایت کرتا ہے کہ ہم تو مرید تھے ہمارا بیل کیون مرا۔ حالانکہ انبیاؤن اور قطبون پر مصائب آئے مگر یہ ہر ایک قسم کی مصیبت سے محفوظ رہنا چاہتے ہین۔ بیعت کیا ہوئی گویا خدا کو رشوت ہوئی حالانکہ خدا فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون۔ پھر یہ لوگ بلاؤن سے کیسے نجات پا سکتے ہین۔ ہر ایک بیعت کرنیوالے کو چاہیئے کہ سرمایۂ آخرت حاصل کرے اور یہ ٹھیکہ نہ کرے کہ ملک الموت کا فرشتہ بھی اس کے پاس نہ آویگا اور کسی قسم کا شر اسے مس نہ کریگا اور نہ اس کی کھیتی وغیرہ کا کوئی نقصان ہوگا۔ ہان یہ بات سچ ہے کہ جو لوگ بیعت کر کے سچے اور باوفا ہوتے ہین تو مخفی راہون سے خدا ان کی مدد ضرور کرتا ہے۔ اور صرف فرائض بجا لا کر انسان کو سیر نہ ہونا چاہیئے کہ جو کچھ مین نے کرنا تھا کر لیا جیسے زکوۃ دینی تھی دیدی۔ نماز پڑھنی تھی پڑھ لی نوافل ہمیشہ فرائض کے متمم اور مکمل ہوتے ہین اور یہی ترقیات کا موجب ہوا کرتے ہین مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات اور صدقہ وغیرہ جو کہ خدا نے اس پر فرض تو نہین کئے مگر وہ اپنی ذاتی محبت سے ان کو بجا لاتا ہے اسوقت اُسکا ایک خاص تعلق خدا سے ہوتا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ اُسوقت مین اس کے ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہے۔ پھر آگے ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے +

غرضیکہ کیسے کیسے فوائد اور قرب ہین اور ایسے ہی

شخص کے حق مین خدا کہتا ہے کہ مین کسی بات مین تردد نہین کرتا جسقدر کہ اس کی موت مین کرتا ہون قرآن شریف مین بھی لکھا ہے کہ مومن اور غیر مومن مین ہمیشہ فرقان ہوتا ہے۔ مگر ایک کمبخت جلد باز خدا کے فرقان کو پسند نہین کرتا بلکہ نفس کے فرقان کو پسند کرتا ہے۔ غلام کا کام یہ ہے کہ وہ ہر وقت عبودیت کے لئے تیار رہے اور کسی مصیبت کی پروا نہ کرے مگر ایک باغی سرکش عبودیت سے تو انکار کرتا ہے اور خدا کو اپنا محکوم بنانا چاہتا ہے +

خدا تعالے کے تعلقات ہمیشہ مصفا بندون سے ہوتے ہین چنانچہ فرماتا ہے **ابراہیم الذی وفی** - لوگون پر جو احسان کرے وہ نہ جتلاوے جو شخص ابراہیمی صفات حاصل کرے وہ ابراہیم ہو سکتا ہے - ہر ایک گناہ بخشنے کے قابل ہے مگر دنیا پرستی کا گناہ بخشش کے قابل نہین **لا یغفر ان یشرک بہ** - یہان شرک سے یہی مراد نہین ہے کہ پتھرون اور بتون کی پرستش ہو بلکہ **اسباب پر نظر** اور **محبوبات دنیا** پر زور دینا اسکا نام شرک ہے اور معاصی کی مثال تو حقہ کی ہے کہ جس کے چھوڑ دینے مین کوئی چندان مشکلات پیش نہین آتین مگر اس شرک کی مثال افیم کی ہے کہ اس کی عادت کا چھوڑنا محال ہوا کرتا ہے - بہت کا یہ بھی خیال ہوگا کہ کیا ہم انقطاع الی اللہ کر کے اپنے آپ کو تباہ کر لیوین مگر یہ ان کو دھوکا ہے کوئی تباہ نہین ہوتا - حضرت ابوبکرؓ کو دیکھو اس نے سب کچھ چھوڑا پھر وہی سب سے اول تخت پر بیٹھا +

## ۱۵-جون سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

## قبل از عشا

**عورتون کو طلاق دینے مین جلدی نکرنی چاہیے**

بارہا دیکھا گیا اور تجربہ کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص خفیف عذرات پر عورت سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے تو یہ امر حضرت مسیح موعودؑ کے ملال کا موجب ہوتا ہے - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص سفر مین تھا اور اس نے اپنی بیوی کو لکھا کہ اگر وہ بدیدن خط جلدی اس کی طرف روانہ نہ ہوگی تو اسے طلاق دیدیجاوے گی - سنا گیا ہے کہ اسپر حضرت اقدسؑ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اسقدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے امید کر سکتے ہین کہ ہمارے ساتھ اسکا پکا تعلق ہے - ایسا ہی ایک واقع اب چند دنون سے پیش تھا کہ ایک صاحب نے اول بڑے چاہ سے ایک شریف لڑکی کے ساتھ نکاح ثانی کیا مگر بعد ازاں بہت سے خفیف عذر پر دس ماہ کے اندر ہی انہون نے چاہا کہ اس سے قطع تعلق کر لیا جاوے اسپر حضرت اقدسؑ کو بہت سخت ملال ہوا اور فرمایا کہ مجھے اسقدر غصہ ہے کہ مین اسے برداشت نہین کر سکتا اور ہماری جماعت مین ہو کر پھر یہ ظالمانہ طریق اختیار کرنا سخت عیب کی بات ہے چنانچہ دوسرے دن پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ وہ صاحب اپنی اس نئی یعنی دوسری بیوی کو علیحدہ مکان مین رکھین - جو کچھ زوجہ اول کو دیوین وہی اسے دیوین ایک شب اُدھر رہین تو ایک شب ادھر رہین اور دوسری عورت کوئی لونڈی غلام نہین ہے بلکہ بیوی ہے اسے زوجہ اول کا دست نگر کر کے نہ رکھا جاوے - ایسا ہی ایک واقعہ اس سے پیشتر کئی سال ہوئے گذر چکا ہے کہ ایک صاحب نے حصول اولاد کی نیت سے نکاح ثانی کیا اور بعد نکاح رقابت کے خیال سے زوجہ اول کو جو صدمہ ہوا اور نیز خانگی تنازعات نے ترقی پکڑی تو انہون نے گھبرا کر زوجہ ثانی کو طلاق دیدی اسپر حضرت اقدس نے ناراضگی ظاہر فرمائی چنانچہ اور خاوند نے پھر اس زوجہ کیطرف میلان کر کے اسے اپنے نکاح مین لیا اور وہ بیچاری بفضل خدا اس دن سے ابتک اپنے گھر مین آباد ہے +

**گرمی** کا موسم اور اشتیاق زیارت اور کلام کے سننے مین احباب مل مل کر بیٹھنے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالے مکان کو وسیع کر دیوے تو یہ شکایت رفع ہو - ہر ایک شخص تقاضائے محبت سے آگے آتا ہے اور جگہ ہوتی نہین

**عبودیت اور استغفار**

چند ایک احباب نے بیعت کی اسپر حضرت اقدس نے انکو نصیحت فرمائی کہ خدا کا منشا ہے کہ انسان توبہ نصوح کرے اور دعا کرے کہ اس سے گناہ سرزد نہ ہو نہ آخرت مین رسوا ہو نہ دنیا مین جبتک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلل اس مین نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہین پہنچتی صوفیون نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاوین اور خدا کی راہ مین رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے تو سختی قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان رووے اسکے لئے محرکات ہوتے ہین انسان نظر ڈالکر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اسکی عمر کا کیا حال ہے دیگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزان و ترسان ہوتا ہے - جو شخص دعوے سے کہتا ہے کہ مین گناہ سے بچتا ہون وہ جھوٹا ہے جہان شیرینی ہوتی ہے وہان چیونٹیان ضرور آتی ہین اسی طرح نفس کے تقاضے تو ساتھ لگے ہی ہین ان سے نجات کیا ہو سکتی ہے خدا کے فضل اور رحمت کا ہاتھ نہ ہو تو انسان گناہ سے نہین بچ سکتا نہ کوئی نبی نہ ولی اور نہ ان کے لئے یہ فخر کا مقام ہے کہ ہم سے گناہ صادر نہین ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ خدا کا فضل مانگتے تھے اور نبیون کی استغفار کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ خدا کے فضل کا ہاتھ ان پر رہے ورنہ اگر انسان اپنے نفس پر چھوڑا جاوے تو وہ ہرگز معصوم اور محفوظ نہین ہو سکتا **اللہم باعد بینی و بین خطایای** - اور دوسری دعائین بھی استغفار کے اس مطلب کو بتلاتی ہین عبودیت کا سر یہی ہے کہ انسان خدا کی پناہ کے نیچے اپنے آپ کو لے آوے جو خدا کی پناہ نہین چاہتا ہے وہ مغرور اور متکبر ہے +

## ۱۶ لغایت ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہے حضرت اقدس بفضل خدا تمام جماعتون مین شامل ہوتے رہے مورخہ ۱۷ جون کو مغرب کے وقت چونکہ سخت آندھی چل رہی تھی اور ایک انسان کا سیدھا قبلہ رخ کھڑا ہونا بھی محال ہو رہا تھا اس لئے حضرت اقدس شامل جماعت نہو سکے +

## ۱۸-جون سنہ ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوائے ظہر کی مجلس کے دوسری مجلسون مین کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا +

## ظہر

ہمارے مخدوم مولانا عبد الکریم صاحب جو کہ عرصہ قریب پانچ سال سے حضرت اقدس کے مبارک قدمون مین جاگزین ہین ان کو ایک شادی کی تقریب پر شمولیت کے واسطے ایک دو احباب سیالکوٹ سے تشریف لائے تھے مگر خدا تعالے نے جو عشق اور محبت مولوی صاحب کو حضرت اقدسؑ کے ساتھ عطا کیا ہے وہ ایک پل کے واسطے بھی ان مبارک قدمون سے جدائی کی اجازت نہین دیتا بلکہ اسکا اثر یہ ہے کہ جب کوئی احمدی بھائی قادیان آکر پھر رخصت طلب کرتے ہین تو مولوی صاحب کی ان کو یہی نصیحت ہوتی ہے کہ اس مقام کو اتنی جلدی نہ چھوڑو دیکھو تمہارے اوقات دنیاوی کاروبار مین کسقدر گذرتے ہین اگر اسکا ایک عشر عشیر بھی تم دین کے واسطے یہان گذارو تو تم کو پتہ لگے - اور آنکھ کھلے کہ یہان کیا ہے جو ہمین ایک پل کے واسطے علیحدہ نہین ہونے دیتا - غرضیکہ مولوی صاحب موصوف نے سیالکوٹ جانے سے انکار کیا اور وہی بات اسوقت حضرت اقدس کے سامنے پیش ہوئی - حضرت اقدس نے فرمایا

کہ اس مقام کو خدا تعالے نے امن والا بنایا ہے اور

متواتر کشوف والہامات سے ظاہر ہوا ہے کہ جو اسکے اندر داخل ہوتا ہے وہ امن مین ہوتا ہے تو اب ان ایام مین جبکہ ہر طرف ہلاکت کی ہوا چل رہی ہے اور گو کہ طاعون کا زور اب کم ہے مگر سیالکوٹ ابھی تک مطلق اس سے خالی نہین ہے اس لئے اس جگہ کو چھوڑ کر وہان جانا خلاف مصلحت ہے +

آخر کار تجویز یہ قرار پائی کہ جن صاحب کی شادی ہے وہ اور لڑکی کیطرف سے اسکا ولی ایک شخص وکیل ہو کر یہان قادیان مین آجاوین اور یہان نکاح ہو۔ حضرت صاحب کی دعا بھی ہو گی اور خود مولوی عبدالکریم صاحب کیا بلکہ حضرت اقدس ع بھی اس تقریب سے نکاح مین شامل ہو جاوینگے +

کیا اچھا ہو کہ کل احمدی احباب اس تجویز پر عملدرآمد کرین اور جب کبھی کسی کا نکاح ہونا ہوا اور خدا تعالےٰ نے انکو استطاعت دی ہو کہ سفرخرچ برداشت کرکے یہان پہونچ سکین تو وہ نکاح یہان قادیان ہی مین ہوا کرے۔

جس لڑکے کے رشتہ کی یہ تقریب تھی اسکا رشتہ اول ایک ایسی جگہ ہوا ہوا تھا جو کہ حضرت کی بیعت مین نہین تھے اور جب یہ رشتہ قائم ہوا تھا تو اسوقت لڑکا بھی شامل بیعت نہ تھا۔ جب لڑکے نے بیعت کی تو لڑکی والون نے اس لئے لڑکی دینے سے انکار کر دیا کہ لڑکا میرزائی ہے۔ اس ذکر پر حضرت اقدس نے فرمایا

کہ اول اول یہ لوگ ایکدوسرے کو کافر کہتے تھے۔ سنی وہابیون کی اور وہابی سنی کی تکفیر کرتا تھا مگر اب اسوقت سب نے موافقت کر لی ہے اور سارا کفر اکٹھا کرکے گویا ہمپر ڈالدیا ہے +

## بقیہ کارروائی افتتاحی جلسہ

## تعلیم الاسلام کالج قادیان

### تقریر دلپذیر حضرت حکیم نورالدین صاحب سلمہ الرحمن

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۲ صـ ۱۷۱

لقد ضنتہم بامرہم ہذا کی صدا یوسف کے کان مین پڑی اسی سے سوچو کہ جب خدا کا فضل ساتھ ہوتا ہے تو کوئی دشمن ایذا نہین پہونچا سکتا۔ کس طرح کا جاہ وجلال اور بحالی یوسف کو ملی۔ اور سب سے عجیب بات یہ کہ ان بھائیون کو آخر کہنا پڑا ان کنا خاطئین اسکا جواب یوسف ع نے دیا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم یہ اللہ پر یقین کا نتیجہ تھا۔ تم بھی اللہ پر کامل یقین کرو اور ان دعاؤن کے ذریعہ جو کہ دنیا کی مخالفت مین سپر ہین۔ فضل چاہو۔ کتاب اللہ کو دستور العمل بناؤ تاکہ تمکو عزت حاصل ہو۔ باتون سے نہین بلکہ کامون سے اس کتاب کے تابع اپنے آپ کو ثابت کرو۔ ہنسی۔ تمسخر ٹھٹھا ایذا۔ گالی یہ سب اس کتاب کی تعلیم کے برخلاف ہے جھوٹ سے لعنت ہے۔ تکلیف اور ایذا دینے سے ممانعت اور لغو سے بچنا اس کتاب کا ارشاد ہے صوم اور صلوٰۃ اور ذکر و شغل الٰہی کی پابندی اسکا اصول ہے +

تمہاری تربیت کی ابتدائی حالت ہے۔ اور اگرچہ تربیت کرنے والے اس قابل نہین ہین کہ تمکو اعلےٰ منازل تک پہونچاوین۔ مگر کوئی کمزوری اور نقص اگر انتظام مین ہے تو اس کی اصلاح تمہارے ہی ہاتھ مین ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وکذالک نولی بعض الظالمین بعضہم بما کانوا یکسبون۔ یعنے اسی طرح ہم ظالمون پر ظالمون کو ولی کرتے ہین تاکہ اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتین پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسہم۔ بس اپنی اصلاح مین لگو کہ مصلح تمہارا متولی اللہ تعالےٰ تم کو توفیق دیوے کہ فضل خدا کا سایہ نصیب ہو۔ اس کی کتاب تمہارا دستور العمل ہو کر زمین پر عزت سے زندگی بسر کرو۔ دنیا کے لئے کمال نور اور ہدایت ہو جاؤ۔ اپنی کمزوریون کے لئے دعا کرو ....... اور کوشش کرو کہ یوسف ع کی طرح بن جاؤ +

یہ تقریر فرماکر حضرت مولانا حکیم صاحب کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس جناب مولوی مبارک علی صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری نے باری باری ذیل کی نظمین پڑھین +

بعد اختتام نظم جناب ڈائرکٹر صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ خدا کے فضل و احسان سے افتتاح کالج کی رسم ادا ہو چکی ہے اور اس خوشی مین آج مدرسہ کو رخصت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا +

## نظم

(از مولوی مبارک علی صاحب)

مرا سزد کہ بنازم بہ بخت بیدارم
کہ آفرید مسلمان مرا خدائے جہان
درین زمانہ بہ بخشید خلعت ہستی
کہ دارد آن شرف بعثت مسیح زمان
فزون تر از ہمہ جود و عطا ہمین کرمے
کہ پیش روے جبیم شگفتہ دل خندان
نہ از لیاقتم این است و نے زخوبی من
کہ دست رحمت ایزد کشیدم از احسان
بپائے بوسی آن دلستان مرا آورد
بعز معرفت حق نواختم شادان
برآستانۂ دولت سراسر افگندم
چو دیدم از سر طارم خورشید رخشان
عطا نمود مرا منصبے بمدرسہ اش
نشاند بر سر کرسی بجملہ استادان
مبارک است پے افتتاح این کالج
کہ برکشاد خدایش میان دارامان
سزد کہ گویمش اکنون کمالگاہ علوم
بجاست گر شمرم خنتش پے صبیان
ہزار رفعت و برکت نصیب او بادا
کہ ہست بانی و حامیش مرسل یزدان
خجستہ منزل و فرخ نژاد و خوش محضر
جناب خان معظم امیر والا شان
باہتمام و نظامش بعزم دل پرداخت
فزود رونق و رنگ بہار این بستان
چو فکر از پے سال کشادنش کردم
بگفت ہاتف غیبم بگوش دل غفران
۱۳۲۱

## دیگر

(از مولوی عبداللہ صاحب)

بحر رجز مستفعلن مفاعلن مستفعلن مفا۔ دوبار
عربی مین یہ مسدس استعمال ہوا ہے فارسی مین اس طرح حضرت مسیح ع نے استعمال فرمایا ہے

وقت بہار و موسم شادی فرارسید
از روے پاک میرزا صبح صفا دمید

روئے جہان تیرہ منور شدہ از و
در باغ ماز کوئے او باد صبا وزید
از قسمت فرخندہ وز سعادت ازل
صد شکر حق کہ اینچنین نوبت بمارسید
اے دل بگو کہ اینچنین ایام و این امام
بر روئے این جہان عیان جز ما گو کہ دید
چون این مہ صداقت اسلام شد عیان
پس جان ماز پنجۂ ابلیس ہم رہید
از چشمہائے خویش نور حق بدیدہ ایم
این گوشہائے ما ندائے ایزدی شنید
پس صد سلام بر تو باد اے امام ما
آنکس چہ دید در جہان کہ روئے تو ندید
صد آفرین جماعت دار العلوم را
کو پردۂ جہالت عالم عیان درید
این کالج و جماعت مہدی چو گلشنے
بر سطح این زمین عیان باغ ارم دمید
کسر صلیب و کشتن دجال کینہ ور
زیر سپہر نیلگون آمد از و پدید
یارب چنان بکن کہ این دار العلوم ما
باشد نشان حق بعالم زبہر دید
این فوج نو بتاج سرخ و باکمال دین
باشد بزیر آسمان جماعتِ سعید۔

---

# خط و کتابت

ذیل کی خط و کتابت میں دو عظیم الشان مسائل
حضرت اقدس مسیحؑ دوران سے پوچھے گئے ہیں
اور حضرت اقدس نے انکا جواب بھی بذریعہ
تحریر کے دیا ہے جس کی نقل درج اخبار کیجاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت بحضور فیض گنجور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود امام آخر الزمان حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمن -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - خاکسار حضور علیہ السلام کو پورے یقین سے مسیح موعود و مہدی مسعود مانتا ہے - آج کل کے زمانہ میں میری ناقص رائے میں کبھی یہہ بات نہیں آسکتی کہ حضور کا ہم پایہ کوئی انسان ہوسکے + میرا دل پوری پوری تسکین پکڑ گیا ہے کہ حضور اپنے دعوے میں بالکل سچے ہیں حضور کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آنجناب سچے مسیح موعود ہیں مگر صرف دو ابتلا در پیش ہیں انکو جناب رفع کر دیویں تو حضور علیہ السلام کی نہایت ہی مہربانی ہوگی - میں اس لایق نہیں کہ جناب پر کوئی سوال کرون مگر یہ جو میرے دل میں آیا ہے شاید کوئی شیطانی خیال ہی ہو - حضور کی پیر وری سے رفع ہوجاوے - شیطان مردود سے یہ عاجز ہر وقت پناہ مانگتا ہے مگر پھر بھی انسان ہوا اور یہ دشمن ہے ظاہر - جناب من جو ابتلا میں نے لکھے ہیں وہ یہ ہیں

(۱) جو لوگ حضور علیہ السلام کو مسیح موعود نہیں مانتے اور کم و بیش بھی نہیں کہتے اور جو نبی علیہ السلام کو برحق رسول (نعوذ باللہ) نہ مانتے تھے وہ تو دوزخ میں رہیں گے کسی کو اس سے تو انکار نہیں - اب جو لوگ آنجناب کو مسیح موعود نہیں جانتے کیا وہ بھی ابدالآباد دوزخ میں رہیں گے +

(۲) دوسرا یہ ہے - آنجناب کا ایک الہام براہین احمدیہ میں درج ہے وہ اچھی طرح تو مجھے یاد نہیں رہا مگر اتنا یاد ہے کہ ربّنا عاج - عاج کے معنے عاجی کئے ہیں اور لکھا ہوا اسکے معنے مجھے اللہ تعالے نے ابھی تک نہیں سمجھائے - اب اس میں عرض یہ ہے کہ کوئی ایسا ثبوت ہو - نبی علیہ السلام پر کوئی آیت نازل ہوئی ہو اور پیغمبر علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو کہ اسکے معنے ابھی تک مجھے نہیں سمجھائے گئے + والسلام

خاکسار م - ب مورخہ ۳۱ ۵/۴

---

## جواب حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

(۱) امر اول کا یہ جواب ہے کہ نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت ہے کہ جو شخص خدا اور رسول کے وصایا اور احکام کی سرکشی کریگا وہ قیامت کو قابل مواخذہ ہوگا - اور مجرموں میں شمار کیا جائیگا - قال اللہ تعالے + اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اور دوسری جگہ فرماتا ہے - فانذرتکم نارًا تلظّٰی + لا یصلٰھا الّا الاشقی الذی کذّب وتولّٰی اور فرمایا ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبًا او کذّب بٰاٰیٰتہ + اور پھر فرمایا - تلفح وجوھھم النّار وھم فیھا کالحون + الم تکن اٰیٰتی تتلٰی علیکم فکنتم بھا تکذبون + پس مسیح موعود کا آنا خدا اور رسول کیطرف سے ایک خبر دی گئی تھی اور اطاعت کیلئے وصیّت تھی اس سے انکار کوئی موجب مواخذہ نہ ہو - ایسا ہی حدیثوں میں ہے کہ مسیح اور مہدی جب ظاہر ہوگا تو ہر ایک کو چاہیئے کہ اس کی طرف دوڑے اگرچہ گھٹنوں کے بل جانا پڑے اور آیا ہے کہ جو شخص اسکو تسلیم اور قبول نہیں کریگا تو خدا اس سے مواخذہ کریگا اور آپ کا یہ استفسار کہ خدا تعالے جو کچھ کسی نبی یا رسول پر الہام کرتا ہے اسکے معنے کھولدیتا ہے - ایسا دعوے تو قرآن کے برخلاف ہے - اللہ تعالے قرآن میں صاف فرماتا ہے کہ بعض آیات بینات ہیں جن میں تصریح کی گئی ہے اور بعض متشابہات ہیں جن کی حقیقت کسی پر کھولی نہیں گئی - ایسا ہی مقطعات قرآنی ہیں - اور احادیث سے ثابت ہے کہ بعض آیات کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلان وقت فلان آیت کے معنے مجھپر کھلے پہلے معلوم نہ تھے اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف میں بے شمار عجائبات ہیں جو وقتًا فوقتًا ظاہر ہونگے - ان تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی بھی بموجب آیت لاعلم لنا الا ما علمتنا - ایک حد تک کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے نہ کہ خدا کی برابر - والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ -

---

## جواب المجوب

(از م - ب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت بحضور فیض گنجور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمن -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - (۱) جناب من یہ جو حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص خدا اور رسول کی تابعداری نہیں کریگا اسکو اللہ تعالے قیامت کے دن مواخذہ کرے گا کیونکہ وہ قابل مواخذہ ہے یہ تو میرے سوال کا جواب نہیں ہے کیونکہ مثلاً ایک شخص اللہ تعالے کو واحدہٗ لاشریک جانتا ہے اور محمد علیہ السلام کو برحق رسول مانتا ہے - قرآن پڑھتا ہے صوم و صلوٰۃ ادا کرتا ہے یعنے اکثر حکم اللہ اور رسول کے مانتا ہے - اور ان پر عمل کرتا ہے مگر وہ کم بخت زانی ہے یہ اس میں بڑا بھاری قصور ہے کیا آپ اس شخص کے حق میں یہ فرما سکتے ہیں کہ یہ شخص ہمیشہ ابدالآباد دوزخ میں رہے گا کیا اس گناہ کے بدلہ کافرون کی طرح ہمیشہ دوزخ میں رہے گا - اگر اس شخص کو خدا ابدالآباد دوزخ میں رکھیگا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بندہ اللہ کا بچیگا

اور تو سب دوزخ مین جائینگے۔ میرا تو سوال یہ تھا کہ وہ کافر ہے یا مسلم +

(۲) یہ جو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ تمہارا دعوے قرآن شریف کے برخلاف ہے اور حضور علیہ السلام فرماتے ہین کہ بعض آیات بینات ہین جن مین تصریح کیگئی ہے اور بعض متشابہات ہین جس کی حقیقت کسی پر کھولی نہین گئی خدا تعالے فرماتا ہے مایعلم تاویلہ الا اللہ + والراسخون فی العلم۔ اللہ تعالے تو اس طرح فرماتا ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہین کہ متشابہات کی حقیقت کسی پر کھولی نہین گئی۔ اس بات کو مین نہین سمجھ سکتا ذرا کھولکر فرما دین۔ نیز ایسا ہی مقطعات قرآنی ہین۔ مگر مین عرض کرتا ہون کہ جسوقت جبریل علیہ السلام ؑ مقطعات لایا مثلاً کہا کہ الف۔ ل۔ م۔ تو پیغمبر صاحب نے فرمایا فہمت یا اخی جبرئیل۔ آگے آپ نے لکھا ہے۔ کہ بعض آیات ایسی ہین کہ ان کے بارہ مین پیغمبر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ اسکے معنے مجھ پر کھولے نہین گئے۔ حضور نے اس کی کوئی دلیل تحریر نہین فرمائی سوائے اس بات کے اور یہ فرمایا ہے کہ پیغمبر صاحب (بموجب آیت لاعلم لنا الا ما علمتنا) ایک حد تک کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے۔ اس بات کی دلیل جو آپ نے لکھی ہے کہ پیغمبر صاحب کو کتاب اللہ کا علم کلی نہین تھا۔ یہ وہ آیت ہے جو فرشتون نے آدم کے حق مین بولی تھی۔ والسلام۔ (م۔ب تریل قادیان)

## حضرت اقدس کا مفصل جواب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ پہلے سوال کی نسبت میرا صرف یہ مطلب تھا کہ جو شخص قال اللہ قال الرسول سے سرکشی کریگا وہ ضرور قابل مواخذہ ہوگا۔ پس جبکہ خدا تعالے اور اسکے رسول نے صریح اور صاف لفظون مین خبر دی ہے کہ اسی امت سے مسیح موعود ہوگا اور وعید کے طور پر فرمایا ہے کہ جو شخص اسکو اپنا حکم نہین ٹھہرائیگا وہ عذاب اور مواخذہ الہی کا مستحق ہوگا۔ تو پھر کون دانا اس سے انکار کر سکتا ہے کہ مسیح موعود کو نہ ماننا موجب سخط اور غضب الہی اور خدا اور رسول کی نافرمانی ہے۔ رہی یہ بات کہ ایسا شخص جو نماز پڑھتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے وہ مسیح موعود کے نہ ماننے سے ایماندار ہے یا کافر۔ اسکا جواب یہی ہے کہ خدا کے احکام مین سے کسی حکم کو بھی نہ ماننا موجب کفر ہے جو شخص مثلاً نماز پڑھتا ہے مگر کہتا ہے کہ چوری کرنا اور زنا کرنا اور شراب پینا اور جھوٹ بولنا اور سور کھانا اور خون کرنا کچھ گناہ نہین ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے خدا تعالے کے احکام کی تکذیب کی اور ان سے انکار کیا۔ زنا کرنا اور شراب پینا وغیرہ معاصی موجب کفر نہین ہین وہ سب گناہ ہین۔ مگر ان بدکاریونکو حلال ٹھہرانا موجب کفر ہے پس اسی طرح مسیح موعود سے انکار کرنا اسوجہ سے کفر ہے کہ اس مین خدا اور رسول کے وعدہ اور متواتر پیشگوئی سے انکار ہے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہر ایک مسلمان جو ادنے علم بھی رکھتا ہو اس سے واقف ہے۔ خدا کے حدود کو توڑنا کافر نہین کرتا بلکہ فاسق کرتا ہے مگر خدا کے قول کے برخلاف بولنا کافر کرتا ہے اس سے کسی کو بھی انکار نہین اور امر دوم بھی صاف ہے۔ اسلام مین کوئی ایسا فرقہ نہین جسکا یہ عقیدہ ہو کہ نبی کا علم خدا کے علم کے موافق ہوتا ہے یا خدا پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے کلام کے تمام حقایق و دقایق نبی کو سمجھا دے ہان جسقدر حصہ کلام الہی کا تبلیغ کیلئے ضروری ہے وہ تو نبی کو سمجھایا جاتا ہے اور جو ضروری نہین اسکا سمجھانا ضروری نہین۔ یعقوب ؑ کو چالیس برس تک باوجود متواتر دعاؤن کے خبر بھی نہ ہوئی کہ یوسف کہان ہے اور پہلی کتابون مین لکھا تھا کہ جب تک الیاس نبی نہین آئیگا عیسے ابن مریم نہین آئیگا اور کسی نبی کو خبر نہ ہوئی کہ الیاس سے مراد اسکا مثیل ہے۔ جب حضرت عیسے علیہ السلام آئے اور ان پر اعتراض کیا گیا کہ الیاس نبی تو اب تک آسمان سے نہین آیا تم کس طرح آگئے تب خدا سے اطلاع پاکر انہون نے جواب دیا کہ الیاس سے مراد یحیی ؑ نبی ہے۔ اسی کو الیاس سمجھ لو۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ کے سفر مین خبر نہ ہوئی کہ ہم اس سفر مین ناکام رہینگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی کہ پتھریلی اور کھجورون والی زمین ان کی ہجرت گاہ ہوگی پس آپ نے سمجھنے مین غلطی کھائی اور خیال کیا کہ وہ یمامہ ہے حالانکہ وہ مدینہ تھا۔ ایسا ہی لکھا ہے اور غالباً تفسیر معالم مین بھی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:۔ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر + تو آپ نے فرمایا کہ اسکے معنے مجھے معلوم نہین اور مقطعات کے معنون مین آپ کی طرف سے کوئی قطعی اور یقینی تاویل مروی نہین اگر آپ کو انکا علم دیا جاتا تو ضرور آپ فرما دیتے ماسوا اس کے مین خدا تعالے کیطرف سے علم پاتا ہون مجھے خدا تعالے کیطرف سے بھی معلوم ہے کہ خدا پر حق واجب نہین کہ ہر ایک بات نبی کو سمجھا وے اس کا اختیار ہے کہ بعض امور کو کسی وقت تک مخفی رکھے دیکھو اُحد اور حُنین کی لڑائی مین کیسے کیسے ابتلا پیش آئے اگر اللہ تعالے پہلے سے اپنے نبی کو سمجھا دیتا تو کیون وہ ابتلا پیش آتے جو شخص نبی کا علم خدا تعالے کے علم کیطرح غیر محدود سمجھتا ہے یا خدا تعالی پر واجب سمجھتا ہے کہ ہر ایک امر اور ہر ایک مخفی حقیقت نبی کو بتلا دے وہ گمراہ ہے اور قریب ہے کہ اس گمراہی پر اصرار کر کے کافر ہو جاوے ہان جسقدر عقائد اور اعمال اور حدود کی تعلیم کے متعلق امور ہین یا جو انسانون کے لئے مدار نجات ہین وہ نبی کو بتلائے جاتے ہین تا امت اور خود نفس اسکا ان احکام سے محروم نہ رہے ایسے جاہلانہ خیالات سے توبہ کرو کہ ایمان ایک نازک چیز ہے۔ خبیث فرقہ نصارے کا اسی سے گمراہ ہو گیا کہ انہون نے حضرت عیسے کے بارہ مین اطراء کیا اور صفات مین خدا تعالے کے برابر ٹھہرا دیا انبیاء خدا تعالے کے عاجز بندے ہین۔ اسی قدر علم رکھتے ہین جو خدا تعالے سے پاتے ہین ایسا انسان سخت جاہل بلکہ خبیث اور ناپاک طبع ہے جو خیال رکھتا ہے کہ ہر ایک ضروری غیر ضروری امر کا علم انبیاء کو دیا جاتا ہے نہین بلکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وان من شیئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم + یعنے ہمارے پاس ہر ایک چیز کے خزانے ہین مگر ہم بقدر معلوم زمین پر اتارا کرتے ہین۔ والسلام + اب مین نے صاف صاف لکھدیا ہے مجھ کو فرصت نہین ہے کہ اس تفصیل کے بعد وقت ضائع کرون اگر مادہ فہم کا ہے تو خود سمجھ لو ورنہ خیر + (غلام احمد)

## عالم خواب

آج کل اکثر لوگ اس امر کے قائل نہین ہین کہ خواب بھی کوئی شے ہے کہ جس سے ہستی باری تعالے پر کوئی دلیل پیدا ہو سکتی ہے بلکہ ان کا یہ خیال ہے کہ انسان کے اپنے ہی خیالات اسے متمثل ہو کر نظر آجاتے ہین اور دلیل اسپر یہ لاتے ہین کہ اکثر خوابات کے نظارے انہی اشیاء یا آدمیون سے تعلق رکھتے ہین جن کی شناسائی یا جن کا علم خواب بین انسان کو ہے مگر ہم ذیل مین ایک مراسلت مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی اور دوسری مراسلت میان محمد نظام الدین ساکن حیدر آباد دکن کی درج کرتے ہین اور جو لوگ خواب کی فلاسفی کے قائل نہین ہین ان سے سوال کرتے ہین کہ وہ بتلا دین کہ اگر خواب کے نظارے ہمیشہ خواب بین کے علم اور مشاہدہ شدہ امور کی نسبت ہی ہوا کرتے ہین تو یہ دونون اصحاب جو کہ ایک دوسرے کے نام اور جائے مقام سے بالکل ناواقف ہین ایک ہی شب ایک ہی وقت مین کس طرح ایک تو خواب مین حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دیکھتا ہے دوسرے کو

اس شخص کا نام اور پتہ بتلایا جاتا ہے حالانکہ دونون کا کسی قسم کا تعارف آپس مین نہین ہے - وہ خط یہ ہین +

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ۴ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کی رات کو سوتے ہوئے یہ الفاظ میری زبان پر آئے جیسا کہ کسی کا پتہ بتایا جاتا ہے -

آصف آباد

مسجد سلطان روم

نظام الدین محمد زیرک خان

آخری نام کی نسبت اب ایسا ہی یاد پڑتا ہے کہ اسکی جزو پہلے نظام الدین ہی تھی پھر چند سکینڈ کا وقفہ ہوا اور پھر دوسرا نام زبان پر آیا اسواسطے مجھو نام مین کچھ شبہ رہا مگر اغلب ایسا ہی تھا جیسا کہ لکھا گیا ہے - صبح کو مین نے یہ خواب کئی دوستونکے سامنے ذکر کیا پھر حضرت مسیح ع کی مجلس مین بھی عرض کیا - آپنے فرمایا کہ اس شخص کا کچھ تعلق ہوگا (ٹھیک الفاظ تو یاد نہین رہے مگر ایسا ہی مطلب تھا -) اب مین حیران تھا کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے - اخبار البدر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء اور مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مین بطور استفسار کے یہ خواب شایع کیا گیا - بعض دوستون کی رائے سے یہ قرار پایا کہ ایک کارڈ اس پتہ پر بھیجدین شاید کسی کو ملے اور کچھ راز معلوم ہو - جغرافیون اور ڈاکخانہ کی کتابون مین کہین آصف آباد کا پتہ نہ ملا مگر توکلاً علی اللہ اسی دن ایک جوابی کارڈ لکھکر اس پتہ پر روانہ کیا گیا - کارڈ کا مضمون صرف اتنا تھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماوین اس مین کچھ راز ہے مفصل حالات سے پھر اطلاع ہوگی دوسرے دن یعنے ۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک اور کارڈ جو جوابی نہ تھا اسی پتہ پر ڈاک مین ڈالا گیا مگر اس کارڈ مین مین نے اپنا خواب بھی لکھدیا تاکہ مکتوب الیہ نا معلوم کو اس ناگہانی خط وکتابت کا سبب بھی معلوم ہو - ایک ماہ تک ان دونون کا پتہ کچھ نہ آیا اور نہ اخبار کا کچھ جواب ملا مین اور بعض دوست اسی خیال مین تھے کہ اس نام کا شہر ایران یا روم مین ہوگا چنانچہ ایران مین ایک دوست عبد اللہ عرب کے نام بھی خط لکھا گیا ۸- جون کو دوسرا کارڈ جس مین خواب درج تھا بہت سے مختلف مقامات سے ہوکر میرے پاس واپس آیا کہ مکتوب الیہ کا پتہ نہین ملتا اس کارڈ پر ڈاکخانہ کی اٹھارہ مہرین لگی ہوئی ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ڈاکخانہ نے مکتوب الیہ اور اسکے شہر کی تلاش مین بہت کوشش کی ہے مگر پتہ نہین ملا - تب یہ خیال پختہ ہوگیا کہ یہ شہر آصف آباد ہندوستان مین نہین ہے کہین اور تلاش کرنا چاہیے مگر ۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء کو پہلا کارڈ جس مین خواب درج نہ تھا اس کا جواب حیدرآباد سے ایک صاحب محمد نظام الدین ساکن آصف نگر نے دیا کہ آپ کا کارڈ ملا ہے بہ سبب علالت طبع جواب نہین دیسکا اوسکے بعد تیسرے دن یعنے ۱۲- جون انہین صاحب کیطرف سے ایک ملفوف خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ یہ آصف نگر کے رہنے والے اور بالفعل سیف آباد مین مقیم ہین غالباً اونکے اصلی وطن اور موجودہ قیام ہر دو کا پتہ آصف آباد کے لفظ مین مجھے بتلایا گیا اور وہ اس شب مسجد قطب شاہی مین شب باش تھے - جس شب مین نے خواب دیکھا اور یہ مسجد مجھے مسجد سلطان روم کے نام سے بتلائی گئی انکا اصلی نام نظام الدین ہی ہے اور محمد زیرک خان غالباً اللہ تعالے کیطرف سے ان کی بعض خوبیون کا اظہار ہے - ان کا خط بعینہ نیچے درج کرتا ہون کیونکہ مجھے جو القا ہوا اور ان کا خواب ہر دو ایک ہی وقت یعنے ۴- مئی سنہ ۱۹۰۳ء کے تھے - اور مین انسے اور وہ مجھسے محض نا واقف تھے - یہ سارا معاملہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی مسیحیت وہدایت وخلافت کے واسطے ایک عجیب دلیل اور نشان ہے - اور خواب کی حقیقت کے منکرین کے واسطے سوچنے اور غور کرنیکا مقام ہے + فقط -

---

مکرم ومخدوم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ الرحمن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین اپنے پروردگار اور اس کے برگزیدہ نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر آپ کی گرامی خدمت مین یہ رویائے صادقہ تحریر کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ آپ مراسلہ کو اخبار مین درج فرماوینگے فقط - راقم محمد نظام الدین ساکن کوچہ ہنومونٹ روڈ مدراس حال مقیم حیدرآباد دکن سیف آباد

بتاریخ ۴- مئی سنہ ۱۹۰۳ء رات کے دو بجے بعد تہجد ادا کرنے کے مسجد قطب شاہی واقع سیف آباد مین مین سو رہا تھا اور یہ رویائے صادقہ مجھ پر ظاہر ہوا - مسجد کے ممبر پر حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین اور بہت سے پیغمبرین اور اولیاء عظام دست بستہ استادہ ہین - رسول خدا کی زبان مبارک سے کچھ آیات عربی سنائی گئین - اور تمامی سامعین نے مرحبا یا رسول اللہ کہنا شروع کیا - پس حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ممبر سے نیچے تشریف فرما ہوکر ایک شخص کا ہاتھ پکڑکر ارشاد فرمایا - اے ناظرین تم اس شخص کو جانتے ہو - تمامی پیغمبران اور اولیاء کرام نے دست بستہ عرض کی - یا رسول اللہ یہ خدا کا فرستادہ ہے اور مسیح موعود کے نام سے منجانب اللہ مقرر ہوا ہے ہم لوگ اسکے تمامی احکام کے مقتدی ہین اتنے مین حضرت رسول خدا نے باآواز بلند یون ارشاد فرمایا - میرا باطنی وجود مرزا غلام احمد مسیح موعود کے رنگ مین ظاہر ہوا ہے - مین جو آگے دنیا مین ظاہر ہوا تھا پوشیدہ طور سے ہوا تھا - اب جو ظاہر ہوا ہون یہی میرا اصلی وجود ہے - رسالت کے ختم ہونے کی کنجی مرزا غلام احمد مسیح موعود کے ہاتھ مین دیدی ہے - اور خدائے تعالے ..... ایک آسمانی نشان اسپر ظاہر کرنے والا ہے - جسکے سبب سے تمامی مشرکین ومنافقین اسکے نابود ہو جائینگے - جو شخص اسپر ایمان لایا گویا وہ گذشتہ محمد پر ایمان لایا - جو شخص اسپر ایمان نہین لایا - قیامت مین مین اسکا شافع نہین ہونگا - میرزا غلام احمد مسیح موعود نے دست بستہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے یون عرض کرنا شروع کیا - یا نبی اللہ مین نے آپ کی پیشین گوئیونکو پورا کیا اور خدائتعالے کا کلام سنایا + لیکن مشرکین نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا - بلکہ ایذا رسانی کے درپے ہوئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نہین جانتے جو ہم نے دنیا مین ان مشرکین ومنافقین سے کسقدر صدمے سہے - اتنے مین تمامی لوگ گریہ وزاری کرنے لگے اور مرزا صاحب نے دست مبارک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے سر پر رکھکر یہ اشعار باواز بلند پڑھنا شروع کئے اشعار یہ ہین +

جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ

این است کام دل اگر آید میسرم

ہر تار و پود من بسراید بعشق او

از خود تہی و از غم آن دلستان پرم

فقط

مقدمہ جہلم + گورداسپور مین ۲۲-۲۳-۲۴ جون کو جو مقدمات ہوئے انمین صرف ایک مقدمہ حکیم فضل دین صاحب بنام مولوی کرم دین ... کا یکو بین پیش ہوا اور صرف مستغیث اور چند گواہونکے بیان ہوئے ہین اور باوجودیکہ ایکدن عدالت نے اور بھی اس مقدمہ کیلئے دیا تاہم کئی گواہونکے بیان باقی رہگئے اور جو مقدمہ بعلیقہ بنام مولوی کرم دین کے مقدمہ کی تاریخ آیندہ پر بدلگئی ہے مفصل حالات آیندہ پرچہ مین درج ہونگے +

# البدر

## مراسلہ

ذیل کا مراسلہ منشی محمد اسمعیل صاحب نے لاڑکانہ ملک سندھ سے اس عرضداشت کی تائید مین ارسال فرمایا ہے جو کہ منشی احمد دین صاحب اپیل نویس کیطرف سے البدر نمبر ۲۰ مین شائع ہو چکا ہی۔ امید ہی کہ احمدی احباب اسپر عملدرآمد مین کوئی پہلوتہی کا فرو گذاشت نکرینگے +

برادرم مکرم جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

بیشک جب البدر کو نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو وہ ہماری جماعت کی موجودہ حالت کے نہایت ہی موزون ہی۔ جب ہم قیمت کیطرف خیال کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ایڈیٹر نے اپنا منافع اپنے واسطے کچھ بھی نہین رکھا اور مضامین اور قیمت کیطرف خیال کرکے ہم رائے لگا سکتے ہین کہ وہ وقت عنقریب آجاویگا یہ مبارک پرچہ ہماری جماعت کے غریب سے غریب آدمی کے ہاتھ مین ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ جب پہلا پرچہ القادیان کے نام سے شائع ہوا تھا اور مجھے ایک مسافر کے ہاتھ سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہم لوگون نے اسیوقت رائے لگادی تھی کہ یہ پرچہ تمام ضرورتون کو پورا کریگا۔ میرے خیال مین اس کی مشہوری پورے طور سے جماعت مین نہین ہوئی ہے۔ اگر احباب اس کی مشہوری کرین۔ تو اس کے خریدار پیدا ہو سکتے ہین چونکہ مین یہان سندھ مین پڑا ہون اور بوجہ غیر زبان یعنے اردو مین ہونے کے سندھی لوگ پڑھ نہین سکتے لیکن تاہم جو لوگ اردو جانتے ہین ان کو پرچہ دکھلاتا رہتا ہون اور ترغیب دیتا رہتا ہون خدا صاحب فضل کرے +

وہ نیا رسالہ بیشک عمدہ ہے مجھے بھی اس کے خریدارون مین شامل کرین اور رسالہ وی پی روانہ فرماکر قیمت وصول فرماوین۔ خدا صاحب آپکا مددگار ہو۔ آمین +

محمد اسماعیل احمدی۔

## قادیانی مسافرون

کی سہولت کو مدنظر رکھکر ایک دفعہ میرے دوست سید لعل شاہ صاحب برق احمدی پشاوری نے یہ تحریک کی تھی کہ البدر مین وقتاً فوقتاً ریل کا وقت درج کردیا جایا کرے تاکہ مسافرون کو آرام ہو۔ اس بات کو مفید عام جانکر خاکسار نے اب یہ انتظام کرلیا ہے کہ جب کبھی ریلوے اوقات مین تغیر ہوا کریگا تو انشاء اللہ اسکی اطلاع بذریعہ اخبار کے احمدی احباب تک پہنچا دیجایا کریگی +

مروجہ وقت جو ریلوے کا ہے وہ اب درج کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ چند دیگر مفید ہدایات سفر بھی لکھ دیجاتی ہین +

(۱) جو مسافر قادیان آنا چاہین ان کو چاہیئے کہ پٹھانکوٹ لائن پر جو سٹیشن بٹالہ ہے اسکا ٹکٹ خرید کرین +

(۲) لاہور سے شام کیوقت بٹالہ کو اور بٹالہ سے شام کے وقت لاہور کو جو ٹرین جاتی وہ براہ راست جاتی ہے۔ امرتسر مین گاڑی بدلنے کی ضرورت نہین ہے اور جو ٹرین صبح کو چلتی ہے اسکے مسافرونکو امرتسر کے سٹیشن پر تبدیل گاڑی کرنی پڑتی ہی +

(۳) جو مسافر رات کو بٹالہ پہونچین تو سٹیشن کے بالکل ساتھ ہی دو سرائے ہین وہان قیام کرین +

(۴) بٹالہ سے قادیان تک یکہ آتا ہے پورے یکہ کا کرایہ جس مین تین سواری ہون اکثر ایک روپیہ ہوتا ہے اور بعض وقت اس سے کم وبیش بھی۔ ایک سواری کا ۴ ؍ سے لیکر ۶ ؍ تک کرایہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی صاحب جو قادیان آنا چاہین کسی اور سٹیشن سے بٹالہ تک کا کرایہ یا اس اسٹیشن سے روانگی کا انسب وقت وغیرہ دریافت کرنا چاہین تو جوابی ٹکٹ ارسال کرنے پر ان کو حتے الوسع صحیح اطلاع دیدیجاوے گی۔ ذیل مین ضروری اسیٹشنون کے اوقات درج کئے جاتے ہین۔ اس نقشہ مین جو وقت لکھا گیا ہے اسکے سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ریلوے اوقات مین دن رات کے ۱۲-۱۲ گھنٹے شمار نہین ہوا کرتے بلکہ رات کے ایک بجے سے لیکر دوسری رات کے ۱۲ بجے تک ۲۴ تک شمار ہوتا ہے اسلئے ذیل کے اوقات مین جہان ۱۳ یا ۱۵-۲۲ گھنٹہ۔ علے ہذا القیاس لکھی ہون تو اس سے ۱ یا ۳ یا ۱۰ بجے شام کی مراد ہوگی +

## نقشہ اوقات

### لاہور۔ امرتسر۔ بٹالہ

| نام سٹیشن | | ٹرین اول گھنٹہ منٹ | ٹرین دوم گھنٹہ منٹ | |
|---|---|---|---|---|
| لاہور | روانگی | ۸ - ۱۰ | ۱۷ - ۴۵ | ۰ |
| امرتسر | آمد از لاہور | ۹ - ۵۷ | ۱۹ - ۱۵ | ۰ |
| | آمد از دہلی | ۱۰ - ۲۰ | ۱۸ - ۳ | ۳۳ |
| | روانگی بٹالہ | ۱۰ - ۳۵ | ۲۰ - ۱۰ | ۰ |
| بٹالہ | آمد | ۱۲ - ۱۰ | ۲۱ - ۴۸ | ۵۷ |

(۱) نوٹ۔ دوسری ٹرین جو کہ لاہور سے بٹالہ اور بٹالہ سے لاہور کیطرف شام کیوقت چلتی ہی اسکے مسافرونکو امرتسر مین گاڑی بدلنے کی ضرورت نہین ہی وہ براہ راست آتی ہین اور صبح کی ٹرینون مین مسافرونکو امرتسر مین گاڑی بدلنی پڑتی ہے +

### بٹالہ۔ امرتسر۔ لاہور

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بٹالہ | روانگی | ۸ - ۳۲ | ۲۰ - ۱۹ | |
| امرتسر | آمد | ۱۰ - ۸ | ۲۱ - ۲۵ | |
| | روانگی لاہور کو | ۱۰ - ۴۵ | ۲۱ - ۳۵ | |
| | " دہلی کو | ۱۱ - ۳۵ | ۲۲ - ۳۳ | ۲۴ |
| لاہور | آمد | ۱۱ - ۵۰ | ۲۳ - ۰ | |

(۲) نوٹ۔ لاہور سے بٹالہ تک کرایہ ریلوے درجہ اول ہے درجہ دوم ۹؍ درجہ انٹرمیڈیٹ ۱۲؍ درجہ سوم ۔؍۱۱۔ امرتسر سے بٹالہ تک = درجہ اول ۔؍ درجہ دوم ۱۲؍ درجہ انٹرمیڈیٹ ۶؍ درجہ سوم ۴؍ +

## طبی نوٹ

### بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر مطبوعہ ۱۲ جون نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۴۔ کالم نمبر ۳

یہ اسطرح سے ہوتا ہی کہ کوئی بزرگ جو اس علم کا ماہر ہو وہ مریض کو حالت تنہائی مین بغیر دینے دوا دارو کے اپنے سامنے بٹھلا کر خیالی قوت کے زور اور پختہ ارادہ سے متوجہ ہوکر مریض کے مرض کو دور کردیوے اور تاوقتیکہ صحت نہ ہو دو چار دس بیس دن گھنٹہ آدھ گھنٹہ یا دو گھنٹہ توجہ کرتا رہے اس توجہ کی برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہے اور روز بروز صحت کیصورت نظر آتی ہے اور بخوبی اچھا ہو جاتا ہی اگر توجہ کرنیوالا ضبط خیال پر قادر اور اپنے کام مین مکمل ہو تو یہ علاج عجب فوائد اور کرامات ظاہر کرتا ہی اور سوائے شفا کے اور عجیب عجیب خوبیان دکھلاتا ہے مریض کے اخلاق مین تہذیب پیدا کرتا ہے۔ یاد الٰہی کا شوق بڑھتا ہے برائیون اور بد اخلاقیون سے بیزاری دلاتا ہے +

(باقی آئندہ)

# خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

| نمبر شمار | نام | مقام | ضلع |
|---|---|---|---|
| | باغو | چک ۲۱ بھاگوواں | جھنگ |
| | اروڑا | 〃 | 〃 |
| | صدر دین | 〃 | 〃 |
| | الٰہی بخش | 〃 | 〃 |
| | کرم دین | 〃 | 〃 |
| | ہریا | 〃 | 〃 |
| | جیون | 〃 | 〃 |
| | پیراندتا | 〃 | 〃 |
| | خواجہ میران بخش | 〃 | 〃 |
| | خواجہ سکندر | 〃 | 〃 |
| | ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب | راولپنڈی | راولپنڈی |
| | عبدالعزیز صاحب | 〃 | 〃 |
| | مجید شیر احمد | 〃 | 〃 |
| | فتح محمد | ملتان | ملتان |
| | عبدالحکیم ولد شرف الدین | وزیرآباد | گوجرانوالہ |
| | سیف الرحمٰن ولد بوٹا | لودھانہ | لودھانہ |
| | شاہو ولد شونگی | اٹھوال | گورداسپور |
| | لبھو | 〃 | 〃 |
| | برکت علی ولد لبھو | 〃 | 〃 |
| | مسماۃ بڈھی | 〃 | 〃 |
| | برکت بی بی دختر لبھو | 〃 | 〃 |
| | فضلدین ولد ناہر | 〃 | 〃 |
| | علی بخش | 〃 | 〃 |
| | اللہ داد | 〃 | 〃 |
| | علی بخش ولد کرم الٰہی | 〃 | 〃 |
| | کرامت اللہ ولد الٰہی بخش | بٹالہ | گورداسپور |
| | میران بخش ولد بڈھا | 〃 | 〃 |
| | محمد شفیع | دہلی | دہلی |
| | بدھاوا ولد فقیر | شکرگڈھ | گورداسپور |
| | چوہدری شہاب الدین نمبردار | مالوکی بھگت | سیالکوٹ |
| | الٰہی بخش ولد ڈیڈو | 〃 | 〃 |
| | فیض عالم خان ولد شہابدین | 〃 | 〃 |
| | ابراہیم ولد حسن محمد | 〃 | 〃 |
| | علی محمد 〃 | 〃 | 〃 |
| | غلام محمد 〃 | 〃 | 〃 |

| نام | مقام | ضلع |
|---|---|---|
| رکن الدین ولد نظام الدین | مالوکی بھگت | سیالکوٹ |
| قاضی عبدالکریم صاحب | قلعہ صوبا سنگھ | 〃 |
| اللہ بخش ولد فتح محمد | 〃 | 〃 |
| سزاوار خان | 〃 | 〃 |
| پیر محمد ولد نعمت | 〃 | 〃 |
| عبداللہ خان طالبعلم | 〃 | 〃 |
| بابا حاکم دین | 〃 | 〃 |
| کرم الٰہی | 〃 | 〃 |
| عمر دین | 〃 | 〃 |
| اللہ وتا ولد عمر دین | 〃 | 〃 |
| محمد دین | 〃 | 〃 |
| عبدالرحمن | 〃 | 〃 |
| بوٹن | 〃 | 〃 |
| عمر الدین ولد قادر بخش | 〃 | 〃 |
| ابراہیم ولد محکم دین | 〃 | 〃 |
| کریم بخش ولد بلندا | 〃 | 〃 |
| عمر الدین ولد کریم بخش | 〃 | 〃 |
| عظیم اللہ ولد بلندا | 〃 | 〃 |
| حاکم خان ولد غلام محمد | 〃 | 〃 |
| محمد خان 〃 | 〃 | 〃 |
| کالے خان ولد علی محمد | 〃 | 〃 |
| نواب خان ولد ہاشم خان | 〃 | 〃 |
| حاکم دین ولد محکم دین | 〃 | 〃 |
| کرم داد ولد محمد بخش | 〃 | 〃 |
| عبداللہ ولد ناناک | 〃 | 〃 |
| جان محمد ولد الٰہی بخش | 〃 | 〃 |
| سردار خان ولد غلام محمد | 〃 | 〃 |
| اہلیہ قاضی عبدالکریم صاحب | 〃 | 〃 |
| ابراہیم ولد نواب خان | 〃 | 〃 |
| پیر محمد ولد دولو | 〃 | 〃 |
| علی گوہر 〃 | 〃 | 〃 |
| پناہ بی بی زوجہ دولو | 〃 | 〃 |
| عبداللہ ولد الہ دین | 〃 | 〃 |
| محمد عبداللہ خان | داتا زیدکا | سیالکوٹ |
| محمد خان ولد علی گوہر | 〃 | 〃 |
| فتح محمد 〃 | 〃 | 〃 |
| قادر بخش نمبردار | 〃 | 〃 |

| نام | مقام | ضلع |
|---|---|---|
| جلال الدین | داتا زیدکا | گورداسپور |
| قاضی محمد علی صاحب | 〃 | 〃 |
| سردار | 〃 | 〃 |
| غلام قادر ولد ابراہیم | 〃 | 〃 |
| سردار خان 〃 | 〃 | 〃 |
| خدا بخش | دولووالی | سیالکوٹ |
| سید فتح علیشاہ صاحب | مہدی پور | 〃 |
| فتح محمد نمبردار | گھنوکی | 〃 |
| زینت علی | ؟ | . |
| عبدالرحمن | . | برہما |
| عبدالرحمن | 〃 | 〃 |
| عبدالمجید | 〃 | 〃 |
| رجب علی | 〃 | 〃 |
| محمد نواب صاحب سکول ماسٹر | قصبہ باڑہ | |
| محمد حیات امیدوار پٹواری | بیدارپور | لاہور |
| منشی چراغدین | لاہور | 〃 |
| عبدالحق ملازم روٹل ایڈوکیٹ | 〃 | 〃 |
| خان محمد ولد فضل داد | دہیرکی | گجرات |
| خوشی محمد ولد پیر بخش | 〃 | 〃 |
| علی محمد 〃 | 〃 | 〃 |
| غلام محمد ولد کریم بخش | 〃 | 〃 |
| محمد یار ولد عبداللہ | 〃 | 〃 |
| وزیر محمد ولد فوجا | تہاڑہ | لدیانہ |
| عبدالعزیز ولد حکیم چراغدین | جوڑا | گجرات |
| نصیر الدین ولد ہیرا | | جالندھر |
| جناب سید محمد اختر صاحب | حیدرآباد | حیدرآباد |
| فضل الٰہی ولد نبی بخش | اٹھوال | گورداسپور |
| کریم بخش ولد لکھیرا | 〃 | 〃 |
| تاج الدین ولد کریم بخش | پسرور | سیالکوٹ |
| نواب ولد خیرو خان | سیری | جالندھر |
| جلال دین ولد بہاگ | بٹالہ | گورداسپور |

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اس کا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا۔

انوار الاسلام پریس قادیان میں منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔